باورچی، ان کی تفریح کے لئے مخصوص افراد، دوست، احباب اور اہل خانہ اور متعدد دوسرے افراد اور ایجنسیز مختلف خدمات کے لئے موجود ہیں۔مگر ان سب کی موجودگی اور دست یابی بھی کسی ایک دن کی چوبیس گھنٹے کی لحہ بہ لحہ مصروفیات اور مشغولیات کا ریکارڈ پیش نہ کر سکے، مگر قربان جایئے، محمد عربی ﷺ کے کوائف حیات کے تمام ماہ وسال کے تمام وقائع اور مصروفیات کا جامع نقشہ اور تفصیلات آج ہمیں میسر ہیں۔(ص ۳۱)

پوری کتاب سلیقے سے شائع ہوئی ہے اور سیرت طیبہ پر بہت سے نئے حوالے قارئین کے سامنے پیش کرتی ہے۔سیرت نگاری کا یہ سفر جاری ہے۔یقیناً زیادہ تر باتیں دھرائی جارہی ہیں، یہ وہی باتیں ہیں جو عرصے سے اہل علم اور اہل قلم اپنے اپنے انداز میں مسلسل لکھتے رہے ہیں، مگر ان باتوں کو دھرانا بھی باعث اجر ہے، اور یہ اجر بھی توفیق کے بغیر میسر نہیں آتا۔اور ان باتوں کو لکھنے والے کا قلم بھی جدت و ندرت عطا کرتا ہے۔اس مجموعے میں بھی اسلوب کی ندرت ضرور محسوس ہوتی ہے۔

اگر اس مجموعے کے مضامین کو چند عناوین کے تحت مرتب کیا جاتا، اور مطبوع مضامین کے سن اشاعت اور مقام اشاعت کی وضاحت بھی کردی جاتی، نیز جہاں جہاں حوالے درج ہیں، انہیں پاورقی نوٹس کی شکل میں پیش کیا جاتا تو یہ پیش کش مزید افادیت کا باعث ہوسکتی تھی۔

اللہ تعالیٰ اسے مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت اور متعلقین کے لئے باعث سعادت بنائے۔آمین

☆☆☆

نام کتاب: مرقع سیرت

مؤلف: پروفیسر عبدالجبار شاکر

ناشر: کتاب سرائے، پہلی منزل، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔لاہور

صفحات: ۳۹۸

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

یہ کتاب بھی پروفیسر عبدالجبار شاکر کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔اس مجموعے میں پروفیسر صاحب کے قلم سے مختلف کتب سیرت کے حوالے سے نکلنے والے مقدمے، تقاریظ، تعارف، دیباچے اور تبصرے شامل ہیں، اور ان کتب میں اردو پنجابی اور انگریزی کی کل ۵۶ کتب شامل ہیں۔

اس مجموعے کو سات ابوب میں تقسیم کیا گیا ہے۔جن کی تفصیل یہ ہے:

باب اوّل: تحقیق وتنقید سیرت

باب دوم: تعارف و تجزیہ کتب سیرت

باب سوم: مقدمات، فلیپ و دیباچے بر کتب سیرت

باب چہارم: تبصرہ جات بر کتب سیرت

باب پنجم: مقدمات و دیباچے بر کتب نعت و منظوم سیرت النبی ﷺ

باب ششم: پنجابی کتب سیرت پر مقدمے اور دیباچے

باب ہفتم: انگلش کتب پر مقدمات اور دیباچے

مجموعے کا آغاز انتساب کے زیرِ عنوان شاکر صاحب کی ایک نعت سے ہوتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجیے، کہ مؤلف کی وارداتِ قلبی ان اشعار سے جھلکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں:

جانے کس شان سے جبریل امین پڑھتا تھا
مصحفِ پاک میں لکھا جو قصیدہ تیرا
تیرے درویش زمانے کے جہاں دار بنے
یہ کرم ادنیٰ ہے اے شہِ والا تیرا
اے شہنشاہِ زماں یہ بھی فلک نے دیکھا
نہیں جلتا تھا مہینوں کبھی چولہا تیرا
ان گنت ہاتھوں نے مدحت کا شرف پایا ہے
ختم ہوتا نہیں سیرت کا خزانہ تیرا
لوٹ آیا ہے شہ والا کے در سے شاکر
اس کی آنکھوں میں بسا ہے ابھی نقشہ تیرا

اس مجموعے کی بعض تحریریں اپنے اپنے مقام پر مبسوط مقالے کی حیثیت رکھتی ہیں، مثلاً نشاناتِ ارضِ نبوی (۱۷ص) تدوین سیر و مغازی (۲۵ص) حیات سرورِ کائنات (۲۴ص) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دفاعی حکمت عملی (۲۴ص) نامی کتب پر لکھی جانے والی تحریریں۔ آخر الذکر کتاب پر پروفیسر صاحب کے قلم سے مبسوط مقدمہ اس مجموعے کا حصہ ہے، مگر یہ کتاب تا حال زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی۔ چوں کہ یہ تبصرے اور مقدمے ایک طویل دورانیے میں لکھے گئے ہیں، اس لئے مباحث اور معلومات کا تکرار کئی مقامات پر نمایاں ہے، جسے شاید اس بنا پر کتاب کا حصہ رہنے دیا گیا ہے کہ ان تبصروں اور مقدمات و تقاریر کو اصل شکل میں پیش کرنا مقصود تھا۔

کتاب کے بعض بیانات اور مندرجات سے اختلاف ممکن ہے، مثلاً مولانا شبلی کی سیرت نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی کی کتاب پر پروفیسر صاحب کی تحریر میں جہاں علامہ شبلی کے منہج کا ذکر ہے، وہ بحث مزید تنقیح کا تقاضا کرتی ہے، (ص ۹۸) اس طرح بعض کتب سیرت کو دوسری معاصر کتب پر فوقیت کا معاملہ بھی خالص ذوقی چیز ہے، جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس مجموعے کے مطالعے سے پروفیسر عبدالجبار شاکر کے وسعت مطالعہ، ذوق اور فہم سیرت کا ایک خاکہ سامنے آجاتا ہے۔

کتاب سلیقے سے مرتب ہوئی ہے، اور پہلی کتاب کی طرح پروفیسر صاحب کے صاحب زادگان کے ذوق اور سعادت کی مظہر ہے۔ یہ سعادت ہی ہے کہ وہ اپنے والد کے تبرکات کو محفوظ کرنے اور قارئین تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ کاوش قبول فرمائے۔ آمین

☆☆☆

نام کتاب: ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول

مؤلف: مولانا محمد ابراہیم فیضی

صفحات: ۱۷۶

ناشر: مکتبہ فیض القرآن کراچی

قیمت ۲۰۰ روپے

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

سیرتِ طیبہ پر چھوٹی بڑی کتب کی اردو میں ایک طویل فہرست ہے، مناسب، غیر مناسب، عمدہ، عمومی، بیانیہ، علمی، تحقیقی، حوالہ جاتی ہر نوع کے اسلوب میں خدمت سیرت سرانجام دی جارہی ہے، اور سعادت منداپنے ظرف، توفیق اور محنت کے مطابق فیض یاب ہورہے ہیں۔ ہاں سیرت طیبہ پر لکھنا اپنے لئے درفیض واکرنے کا ہی قرینہ تو ہے۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی ان شخصیات میں سے ہیں، جن کا قلم خدمت سیرت کے لئے عرصے سے وقف ہے، تراجم اور طبع زاد کتب کے ضمن میں آپ کی کاوشوں سے منصۂ شہود پر آنے والی کتب کی تعداد درجن بھر سے کم نہیں۔ اور تمام کی تمام سیرت طیبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس امر کے سعادت ہونے میں کیسے کلام ہوسکتا ہے؟

سیرت طیبہ کے حوالے سے مختلف عنوانات کے تحت شائع ہونے والی آپ کی تحریر فرمودہ کتب میں